فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): جس بیوی کو چھوڑ رکھا ہو، کیا اسے طلاق دینا ضروری ہے؟

(جواب): بیوی کو معلق کر کے رکھنا، نہ طلاق دینا اور نہ اپنانا، گناہ ہے۔ بلکہ جو شوہر اپنی بیوی کو عرصہ سے چھوڑے ہوئے ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ عمدہ طریقے سے اسے اپنائے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾(البقرة : ۲۲۹)

''بیوی کو عمدہ طریقے سے رکھے یا احسان کے ساتھ آزاد کر دے۔''

(سوال): سرکاری کاغذوں میں خود کو سابقہ شوہر کی منکوحہ بتانا کیسا ہے اور کیا اس سے موجودہ نکاح ٹوٹ جائے گا؟

(جواب): سرکاری کاغذوں میں عورت کا خود کو پہلے شوہر کی منکوحہ ظاہر کرنا جائز نہیں، یہ دھوکہ ہے۔ البتہ اس سے موجودہ نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔

(سوال): کیا گونگا اشارے سے طلاق دے سکتا ہے؟

(جواب): اگر گونگا اشارہ سے طلاق دے، تو وہ واقع ہو جاتی ہے۔

(سوال): حالت حمل میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

(جواب): حاملہ کو طلاق دی جائے، تو وہ واقع ہو جاتی ہے، البتہ اس کی عدت وضع حمل

ہے، خواہ اگلے ہی لمحے بچہ پیدا ہو جائے، تو عورت شوہر کے عقد سے نکل جائے گی۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ .

(الطّلاق : ٦)

''عورتیں حاملہ ہوں، تو وضعِ حمل تک ان کا نفقہ تم پر واجب ہے۔''

(سوال): شوہر نے بیوی سے کہا کہ جو بیوی شوہر کی بات نہیں مانتی اس کو طلاق ہو جاتی ہے، پھر بیوی نے شوہر کی نصیحت پر عمل نہیں کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(سوال): کسی نے دھوکہ سے طلاق نامہ لکھوا کر اس پر دستخط کرا لیے، جبکہ شوہر کو علم نہیں، تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اس طرح طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(سوال): کسی شخص نے کہا کہ اگر میں نے کبھی فلاں کام کیا ہو، تو میری بیوی کو طلاق۔ مگر کچھ دنوں بعد اسے یاد آیا کہ میں نے ماضی میں وہ کام کیا تھا، جبکہ یہ بات کہتے وقت اسے یقین تھا کہ اس نے وہ کام نہیں کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔

(سوال): کسی کی بیوی پر کوئی ناجائز قبضہ کر لے، تو کیا شوہر کے لیے بیوی کو طلاق دینا ضروری ہے یا نہیں؟

(جواب): مذکورہ صورت میں شوہر پر بیوی کو طلاق دینا ضروری نہیں۔

(سوال): بیوی نے چھری ہاتھ میں پکڑی اور شوہر سے کہا کہ طلاق دو، ورنہ میں خودکشی

کرلوں گی، اب شوہر نے مجبور ہوکر نہ چاہتے ہوئے طلاق دے دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی۔

(سوال): اگر عورت روپیہ اور زیور لے کر بھاگ جائے، تو طلاق ہوجاتی ہے یا نہیں؟

(جواب): طلاق مرد کا وظیفہ ہے، جب تک شوہر زبانی یا تحریری طلاق نہ دے، تب تک عورت کی کسی حرکت سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(سوال): ایک شخص نے پنسل سے کارڈ پر لفظ طلاق لکھ کر اپنی غیر مدخولہ بیوی کو بھیج دیا، تو کیا طلاق ہوگئی یا نہیں؟

(جواب): مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہوگئی، اب چونکہ بیوی غیر مدخولہ ہے، تو ایک طلاق سے وہ عقد سے خارج ہوگئی، اس پر عدت نہیں، لہٰذا وہ فوراً دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔

(سوال): عورت نے غیر مرد سے زنا کرایا، شوہر نے معاف کردیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): عورت نے زنا کر کے اپنے شوہر سے بھی خیانت کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا حدود سے بھی تجاوز کیا ہے، لہٰذا اگر شوہر اپنا حق معاف بھی کردے، تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا گناہ اس کے سر پر ہے، روز قیامت اللہ چاہے تو اسے معاف کردے اور چاہے تو سزا دے دے، مگر زنا کو معاف کردینے سے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔

(سوال): عورت گھر سے بھاگ جائے، تو شوہر کیا کرے؟

(جواب): اگر شوہر ایسی عورت کو رکھنا چاہے، تو رکھ سکتا ہے، گھر سے بھاگنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، البتہ اگر عورت تائب نہ ہو، تو اسے طلاق دے دینا بہتر ہے۔

(سوال): جس کو یہ بھی علم نہ ہو کہ میرے طلاق کہنے سے بیوی جدا ہوجائے گی، مگر وہ طلاق کا لفظ کہہ دے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر واقعی اسے طلاق کے انجام کا نہیں پتہ تھا، تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(سوال): ایک شخص نے تین دفعہ اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھے طلاق دوں گا، کیا اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(جواب): مستقبل کے لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(سوال): ایک شخص ایسے مرض میں مبتلا تھا کہ جس سے عقل میں خلل واقع ہو جاتا ہے، تو اس مرض میں طلاق دینے سے طلاق ہوگی یا نہیں؟

(جواب): حواس قائم ہیں، تو طلاق واقع ہوگی۔

(سوال): ایک شخص نے صرف طلاق نامہ سن کر اس پر دستخط کیے، طلاق کا ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا، تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(جواب): طلاق نامہ سن کر اس پر انکار نہیں کیا، بلکہ دستخط کر دیے، تو اس سے طلاق واقع ہوگئی۔

(سوال): عدالت میں کسی خوف کی وجہ سے اپنے نکاح کا انکار کیا، تو کیا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟

(جواب): اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

(سوال): جس کی عمر پندرہ برس ہو، مگر مجامعت کے قابل نہ ہو، تو کیا اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(جواب): جس کی عمر پندرہ برس ہو، وہ شرعاً بالغ متصور ہوگا، لہٰذا اس کی دی ہوئی طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال): نابالغ لڑکا یا اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نابالغ لڑکا یا اس کا ولی طلاق نہیں دے سکتا۔

سوال: قریب البلوغ کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: قریب البلوغ بھی نابالغ ہوتا ہے، لہٰذا اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: نابالغ اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، تو جب طلاق نہیں ہوتی، تو منکوحہ کی بہن سے نکاح کرنا جائز نہ ہوا۔

سوال: اگر نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہو جائے، تو کیا اس صورت میں نابالغ کی طلاق معتبر ہوگی یا نہیں؟

جواب: نابالغ کی طلاق معتبر نہیں، البتہ وہ بلوغت کے بعد زانیہ کو بطور بیوی رکھنے یا نہ رکھنے کا مختار ہے۔

سوال: کیا مجنون کی طرف سے اس کے وارث طلاق دے سکتے ہیں؟

جواب: نہیں دے سکتے۔

سوال: بیوی کو خنثیٰ ظاہر کرنے سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: مرگی کے مریض کی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرگی کا مریض اگر آفاقہ کی حالت میں طلاق دے، تو واقع ہو جاتی ہے اور اگر مرگی کی حالت میں طلاق دے، تو وہ معتبر نہیں، کیونکہ اس حالت میں وہ مدہوش ہوتا ہے اور مکلّف نہیں رہتا۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے؛ ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔''

(مسند علي بن الجعد :741، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: ایک عورت اپنے شوہر کے گھر سے بھاگ کر دوسرے مرد کے گھر چلی گئی، شوہر نے واپس لانے سے انکار کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر کے واپس لانے کے انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوا اور طلاق بھی واقع نہیں ہوئی، وہ ابھی بھی منکوحہ ہے، خواہ مدت گزر جائے۔

سوال: ایک شخص نے بیوی سے کہا کہ اگر تو نے ایسا نہ کیا، تو میں تجھ سے قطع تعلقی کر لوں گا، پھر بیوی نے ویسا نہ کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، لہٰذا شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر شوہر کی اس سے مراد طلاق ہے، تو طلاق واقع ہو جائے گی، ورنہ طلاق واقع نہ ہوگی۔

سوال: اتنے غصے میں طلاق دی کہ بدحواس ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: غصہ میں بدحواس ہونے والا شرعی احکام میں مجنون کی طرح ہے، لہٰذا اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: نابالغ کے بھائی نے طلاق نامہ لکھا، کیا طلاق واقع ہوئی؟

جواب: طلاق کا اختیار نہ نابالغ کو ہے اور نہ اس کے بھائی یا ولی کو۔ لہٰذا کسی کی طلاق

واقع نہ ہوگی۔

سوال: عورت شوہر کو بھائی یا والد کہہ دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح میں کچھ حرج نہیں ہوا، یہ لغو کلمہ ہے۔

سوال: عورت نے ناجائز تعلقات سے بچہ پیدا کیا، کیا طلاق واقع ہوئی؟

جواب: زنا سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: اگر شوہر بیوی سے کہے کہ میں تجھے لے جانا نہیں چاہتا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

سوال: اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ (نعوذ باللہ!) میں اسے اپنا خدا بھی سمجھتا ہوں اور رسول بھی، تو کیا اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، اگر وہ شخص فوراً تائب نہ ہو، تو مرتد کافر ہو جائے گا اور اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔

سوال: حالت نشہ میں دی گئی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نشہ اس قدر ہو کہ طلاق دینے والے کو معلوم ہی نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، تو ایسی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس کے دلائل ملاحظہ ہوں:

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ اَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾ (النساء : ٤٣)

''ایمان والو! تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ اس بات کو جاننے لگ جاؤ جو تم کہہ رہے ہو۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جَعَلَ سُبْحَانَهٗ قَوْلَ السَّكْرَانِ غَيْرَ مُعْتَبَرٍ، لِأَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا يَقُولُ.

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نشے میں دھت شخص کی بات کو غیر معتبر قرار دیا ہے، کیوں کہ وہ جو کہہ رہا ہوتا ہے، اسے جانتا نہیں ہوتا۔''

(زاد المعاد في هدي خير العباد : 190/5)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ يَأْتِي السَّكْرَانُ فِي كَلَامِهٖ وَفِعْلِهٖ بِمَا لَا يَأْتِي بِهٖ وَهُوَ صَاحٍ، لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقولُونَ، فَإِنَّ فِيهَا دَلَالَةً عَلٰى أَنَّ مَنْ عَلِمَ مَا يَقُولُ؛ لَا يَكُونُ سَكْرَانًا.

''نشے میں دھت شخص سے ایسے اقوال وافعال سرزد ہو جاتے ہیں کہ ہوش وحواس میں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾ (النساء 4 : 43) (یہاں تک کہ تم جاننے لگ جاؤ جو تم کہہ رہے ہو)۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جو شخص اپنی بات کو جان رہا ہو، وہ نشے میں نہیں ہوتا۔'' (فتح الباري : 390/9)

معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا آیتِ کریمہ نشے میں دی گئی طلاق کے واقع نہ ہونے کی دلیل ہے، کیوں کہ اس وقت آدمی کو اپنے کہے کا کوئی پتا نہیں ہوتا۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''اسلم قبیلہ کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آکر بتایا کہ اس سے زنا سرزد

ہوگیا ہے۔آپ ﷺ نے اس سے چہرۂ مبارک موڑ لیا۔وہ شخص اس طرف آ گیا جدھر آپ ﷺ نے چہرۂ مبارک کیا تھا اور چار دفعہ قسم اٹھائی۔آپ ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا: کیا تمہیں جنون تو لاحق نہیں؟''

(صحيح البخاري : 5270، صحيح مسلم : 1691)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث پر ان الفاظ سے باب قائم فرماتے ہیں:

بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ، وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا، وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ والشِّرْكِ وَغَيْرِهِ .

''زبردستی اور مجبور کر کے لی گئی طلاق، نشے میں دھت اور مجنون کی طلاق، نیز طلاق اور شرک وغیرہ میں غلطی اور بھول چوک کا بیان۔''

❁ اس کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ کی اس تبویب میں بہت سے احکام موجود ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعت کا حکم اس شخص پر لاگو ہوتا ہے، جو ذی شعور ہو، اپنے اختیار اور مرضی سے کام کر رہا ہو، نیز وہ ہوش وحواس میں ہو۔(نیت والی) حدیثِ نبوی سے استدلال بھی ان چیزوں کا اثبات کرتا ہے، کیوں کہ جو ذی شعور نہ ہو اور اپنی مرضی واختیار سے کچھ کر رہا ہو، اس کے قول وفعل میں اس کی نیت شامل نہیں ہوتی۔یہی حکم غلطی سے، بھول چوک کر یا مجبور ہو کر کسی کام کو کرنے والے کا ہے۔''

(فتح الباري : 389/9)

اگر مجنون اپنے بارے میں زنا کرنے کا اعتراف کرے تو اس پر حد بھی لاگو نہیں ہوگی،

لہٰذا ایسے شخص کی دی گئی طلاق بالا ولٰی واقع نہیں ہوگی۔

❀ سیدنا ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیجیے۔ انہوں نے چار بار یہی بات دوہرائی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے عرض کیا: زنا سے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا اسے پاگل پن تو لاحق نہیں؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ وہ پاگل نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور ان کا منہ سونگھا، لیکن شراب کی بُو محسوس نہیں کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں رجم کرنے کا حکم فرمایا۔ چناں چہ انہیں رجم کر دیا گیا۔''

(صحيح مسلم : 1695)

❀ امام بیہقی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

بَيِّنٌ فِي هٰذَا أَنَّهٗ قَصَدَ إِسْقَاطَ إِقْرَارِهٖ بِالسُّكْرِ، كَمَا قَصَدَ إِسْقَاطَ إِقْرَارِهٖ بِالْجُنُونِ، فَدَلَّ أَنْ لَّا حُكْمَ لِقَوْلِهٖ.

''اس حدیث میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ ﷺ نے جس طرح جنون میں کیے گئے اقرار کو کالعدم قرار دینے کا ارادہ فرمایا، اسی طرح نشے میں کیے گئے اقرار کو بھی کالعدم کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نشے کی حالت میں کہی گئی بات پر شرعی حکم لاگو نہیں ہوگا۔'' (السنن الكبرٰى : 359/9)

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ حُجَّةٌ لِّمَنْ لَّمْ يَرَ طَلَاقَ السَّكْرَانِ طَلَاقًا.

''اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل موجود ہے، جو نشے میں دھت شخص کی طلاق کو معتبر نہیں سمجھتے۔''(معالم السنن : 321/3)

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اونٹنی کو قتل کر دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی شکایت کی تو؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے فعل پر ملامت کرنے لگے۔ وہ نشے میں تھے، ان کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (سرسری نظر سے) دیکھا۔ پھر اپنی نظر تھوڑی اوپر اٹھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کو دیکھا، پھر تھوڑی اور اوپر اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف تک نظر گئی، پھر اور اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکھا، پھر کہنے لگے: تم سب تو میرے والد کے غلام ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نشے میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی واپس آ گئے۔''

(صحيح البخاري : 3091، صحيح مسلم : 1979)

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''جو لوگ نشے کی حالت میں طلاق دینے والے شخص کی طلاق کو کالعدم قرار دیتے ہیں، ان میں سے بعض نے اس حدیث سے بھی دلیل لی ہے اور کہا ہے کہ نشے کی حالت میں کہے گئے اقوال پر کوئی شرعی حکم نافذ نہیں ہوگا۔ اگر اس حالت میں کہے گئے اقوال کا کچھ اثر ہوتا تو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طریقے سے مخاطب کیا تھا، اس وجہ سے وہ دین سے خارج ہو جاتے (لیکن نشے کی حالت میں کہنے کی وجہ سے ان کی بات کالعدم ہو گئی اور

گستاخی شمار نہیں ہوئی)۔''

(معالم السنن : 26/3)

۞ علامہ عینی، حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

أَشَارَ بِهٰذَا إِلَى الِاسْتِدْلَالِ بِأَنَّ السَّكْرَانَ لَا يُؤَاخَذُ بِمَا صَدَرَ مِنْهُ فِي حَالِ سُكْرِهٖ، مِنْ طَلَاقٍ وَّغَيْرِهٖ.

''امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو پیش کر کے اس استدلال کی طرف اشارہ کیا ہے کہ نشے میں دھت شخص کا حالتِ نشہ میں طلاق وغیرہ جیسے اقوال وافعال پر مؤاخذہ نہیں کیا جائے گا۔''(عمدة القاري : 252/20)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ مِنْ أَقْوٰى أَدِلَّةِ مَنْ لَّمْ يُؤَاخِذِ السَّكْرَانَ بِمَا يَقَعُ مِنْهُ فِي حَالِ سُكْرِهٖ مِنْ طَلَاقٍ وَّغَيْرِهٖ.

''یہ ان لوگوں کی سب سے قوی دلیل ہے، جو نشے والے آدمی کے حالتِ نشہ میں طلاق وغیرہ جیسے افعال پر مؤاخذہ کرنے کے قائل نہیں۔''

(فتح الباري : 391/9)

۞ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِلْمَجْنُونِ وَلَا لِلسَّكْرَانِ طَلَاقٌ.

''مجنون اور نشے میں دھت شخص کی کوئی طلاق نہیں۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 359/7، وسندهٗ حسنٌ)

۞ تابعین میں سے قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق (مصنّف ابن أبی شيبة :

38/5، وسندہٗ صحیحٌ)، عمر بن عبد العزیز اور امام عطا بن ابو رباح (مصنّف ابن أبی شیبة : 38/5، وسندہٗ صحیحٌ) رحمہم اللہ بھی حالتِ نشہ میں دی گئی طلاق کے واقع ہونے کے قائل نہیں تھے۔

فائدہ: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حالتِ نشہ میں اپنی بیوی کو طلاق دی، تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس پر حد بھی قائم کی اور اس کی طلاق کو بھی لاگو کر دیا۔

(سنن سعید بن منصور : 1106)

اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، کیوں کہ سلیمان بن یسار کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

تنبیہ: تابعین میں سے حسن بصری، محمد بن سیرین، سعید بن مسیّب، ابراہیم نخعی اور جعفر بن مہران وغیرہم رحمہم اللہ سے ثابت ہے کہ وہ حالتِ نشہ میں دی گئی طلاق کے واقع ہونے کے قائل تھے۔

شاید ان ائمہ کی مراد یہ ہو کہ اگر نشہ اس قدر ہو کہ طلاق دینے والے کو اپنے ادا کیے گئے الفاظ کا بخوبی علم ہو تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

یہی صحیح اور درست بات ہے کہ نشے کی کئی حالتیں ہوتی ہیں۔ نشہ اگر تھوڑا ہو اور طلاق دینے والے کو معلوم ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی، طلاق کے واقع نہ ہونے کا تعلق اس شخص سے ہے، جسے نشے کی وجہ سے بالکل ہوش نہ رہا ہو۔

سوال: خیالات میں لفظ طلاق آیا، پھر غیر ارادی طور پر ہلکا سا زبان پر بھی آ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ خیالات اور وساوس ہیں، ان سے طلاق نہیں ہوتی۔

(سوال): ایک شخص کے متعلق چار عادل گواہی دیں کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور شوہر انکار کرے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر گواہ طلاق کے صریح الفاظ کی گواہی دے رہے ہیں، تو ان کی گواہی کا اعتبار ہوگا اور طلاق شمار کی جائے گی، شوہر کی نیت کو نہیں دیکھا جائے گا۔ البتہ اگر طلاق کے الفاظ غیر صریح ہیں، تو شوہر کی نیت پر فیصلہ ہوگا۔

(سوال): بیوی نے شوہر کو نشہ پلا کر طلاق دلوائی، ہوئی یا نہیں؟

(جواب): حالت نشہ میں جب انسان بدحواس ہو جائے، تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(سوال): ایک شخص نے بیوی سے کہلوایا کہ میں تیری عورت نہیں ہوں اور تم میرے مرد نہیں ہو، کیا طلاق ہوئی؟

(جواب): اس طرح طلاق نہیں ہوتی۔

(سوال): شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، مگر بیوی طلاق کا کہتی ہے، تو کس کی بات کا اعتبار کیا جائے گا؟

(جواب): اگر بیوی کے پاس کوئی ثبوت نہیں، تو مرد کی بات کا اعتبار ہوگا۔

(سوال): ایک شخص ناچتا اور گاتا ہے، نیز بیوی کے حقوق بھی ادا نہیں کرتا، کیا بیوی کا ولی جبر کر کے طلاق دلوا سکتا ہے؟

(جواب): طلاق میں جبر جائز نہیں، نیز جبری طلاق دینے سے واقع بھی نہیں ہوتی۔

(سوال): بیوی نے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو شوہر نے کہا: ان شاء اللہ طلاق، کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(جواب): ان شاء اللہ کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: بیوی کے مرتد ہونے کے بعد طلاق دی، کیا طلاق شمار ہوگی یا نہیں؟

جواب: ارتداد ثابت ہونے سے میاں بیوی میں جدائی ہو جاتی ہے، طلاق کی ضرورت نہیں، یہ طلاق شمار نہ ہوگی۔

سوال: مجنون کو جب طلاق دینے کے لیے کہا، تو اس وقت وہ سمجھ رہا تھا، اس نے طلاق دے دی، کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر مجنون کو کسی وقت آفاقہ ہو جائے اور وہ کسی کے کہنے پر طلاق دے دے، تو وہ واقع ہو جاتی ہے، البتہ حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: ایک نابالغ نے بلوغت سے پہلے طلاق دی، کیا وہ طلاق بالغ ہونے پر نافذ ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: بلوغت سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی، کیونکہ وہ شرعی اُمور کا مکلّف نہیں، اگر کوئی نابالغ طلاق دے دے، تو وہ طلاق لغو ہے، بعد از بلوغ نافذ نہ ہوگی۔

سوال: کیا قرآن کریم میں ہے کہ طلاق اسی وقت واقع ہوتی ہے، جب چار گواہ موجود ہوں اور قاضی کے سامنے دی جائے؟

جواب: قرآن یا حدیث میں یہ مضمون موجود نہیں۔ طلاق مرد کا وظیفہ ہے، وہ اکیلے بھی طلاق دے، تو واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: طلاق دینے کے بعد لفظ ان شاء اللہ آہستہ کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق میں استثناء سے طلاق واقع نہ ہوگی، خواہ ان شاء اللہ آہستہ کہا ہو یا اونچی آواز سے۔

سوال: بیوی کی نافرمانی کی وجہ سے حالت غصہ میں طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق واقع ہوگئی۔

(سوال): طلاق نامہ لکھوایا، مگر بیوی کونہیں بتایا، طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(جواب): جب طلاق نامہ شوہر کی اجازت سے لکھا گیا، تو واقع ہوگئی، زبانی یا تحریری طلاق کے لیے بیوی کا موجود ہونا یا اس کو علم ہونا ضروری نہیں، کیونکہ طلاق مرد کا وظیفہ ہے۔

(سوال): شوہر نے طلاق نامہ لکھوایا اور بعد میں بیوی سے کہا کہ رہنا ہے تو رہو، ورنہ طلاق نامہ لے جاؤ، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ یہ طلاق مشروط نہیں ہے۔

(سوال): ایک سادے کاغذ پر کسی نے لکھا کہ زید کی بیوی کو طلاق، پھر زید نے اس پر دستخط کردیے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر زید نے وہ تحریر پڑھ کر یا سن کر دستخط کیے، تو طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ زید نے اس پر رضامندی سے دستخط کیے ہیں۔

(سوال): شوہر کے رشتہ داروں نے طلاق لکھوائی، پھر شوہر سے دستخط کرائے اور انہی رشتہ داروں نے بیوی کی طرف وہ طلاق نامہ بھیجا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر شوہر نے تحریر پڑھ کر یا سن کر اپنی مرضی سے دستخط کیے، تو طلاق واقع ہو گئی، لکھنے والا اور بھیجنے والا خواہ کوئی بھی ہو۔

(سوال): طلاق کے ارادے سے صرف اسٹامپ پیپر خریدا، کچھ تحریر نہیں کیا، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اس طرح طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(سوال): طلاق نامہ تیار کرواکے دھوکے سے شوہر کا انگوٹھا لگوایا گیا، کیا طلاق ہوئی؟

(جواب): طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ شوہر کو طلاق نامہ کا علم نہیں تھا۔

(سوال): سادے کاغذ پر انگوٹھا لگوایا گیا، پھر اس پر طلاق نامہ تحریر کر دیا گیا، طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): طلاق نہیں ہوئی، شوہر سے دھوکہ کیا گیا ہے۔

(سوال): شوہر نے جعلی طلاق نامہ تیار کیا، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ .

''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے؛

۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجوع۔''

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

(سوال): پہلے تحریر پر دستخط کرائے اور بعد میں پڑھ کر سنائی، تو وہ طلاق نامہ تحریر کیا گیا تھا، کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اس طرح طلاق نہیں ہوئی، یہ دھوکہ سے دستخط لیے گئے ہیں، البتہ اگر شوہر کو پہلے سے معلوم تھا کہ یہ میری طرف سے طلاق نامہ لکھا گیا ہے، تو دستخط کرنے سے طلاق ہو جائے گی، خواہ بعد میں اسے سنایا گیا ہو یا نہ سنایا گیا ہو۔

(سوال): جبراً طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): جبری طلاق کسی صورت واقع نہیں ہوتی، خواہ زبان سے لی جائے یا تحریر سے۔

(سوال): ایک شخص سے سادہ کاغذ پر جبراً انگوٹھا لگوایا گیا، بعد میں اس کاغذ پر طلاق نامہ تحریر کر دیا گیا، طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی، یہ جبری طلاق کی صورت ہے۔

(سوال): ایک شخص نے طلاق نامہ لکھوایا، بعد میں پھاڑ دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب طلاق نامہ لکھوا دیا، تو طلاق واقع ہو گئی۔

(سوال): ایک شخص نے طلاق نامہ لکھوایا، مگر اس پر دستخط نہیں کیے، کیا طلاق ہوئی؟

(جواب): جب اس کی مرضی سے طلاق نامہ لکھ دیا گیا، تو طلاق ہو گئی۔

(سوال): بیوی کو شوہر کے نام سے طلاق نامہ موصول ہو، تو وہ مطلقہ شمار ہو گی یا نہیں؟

(جواب): اگر تصدیق ہو جائے کہ یہ طلاق نامہ واقعی میں شوہر نے بھیجا ہے، تو وہ مطلقہ شمار ہو گی، ورنہ نہیں۔

(سوال): کوئی شخص کسی کی طرف سے طلاق نامہ لکھوا کر اس پر جعلی دستخط کر دے، تو طلاق ہو گی یا نہیں؟

(جواب): اس سے طلاق نہیں ہو گی۔

(سوال): ایک شخص کو عمر قید کی سزا سنائی گئی، بیوی نے طلاق نامہ لکھ کر بھیجا، تو اس قیدی نے پڑھ کر دستخط کر دیے، کیا طلاق ہو گئی؟

(جواب): اس صورت میں طلاق ہو گئی، کیونکہ قیدی نے طلاق نامہ پڑھ کر دستخط کیے ہیں، یہ ایسے ہی ہے، جیسے کوئی عورت طلاق کا مطالبہ کرے اور شوہر طلاق دے دے۔

(سوال): ایک شخص نے طلاق نامہ لکھ کر اپنے پاس رکھا، بیوی کو نہیں دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب طلاق نامہ لکھا، تو طلاق ہو گئی۔

(سوال): مخالف نے طلاق نامہ لکھوایا، مگر شوہر سمجھ نہ سکا اور دستخط کر دیے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ شوہر اس کاروائی سے ناواقف تھا۔

(سوال): کاتب سے طلاق نامہ لکھنے کا کہا، مگر کاتب نے نہیں لکھا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب کاتب سے طلاق نامہ لکھنے کا کہا، اسی وقت طلاق واقع ہو گئی، اب خواہ کاتب لکھے یا نہ لکھے۔

(سوال): شوہر نے بیوی کو نصیحت آمیز خط لکھا، مگر بیوی نے نصیحت پر عمل نہ کیا، کیا اس سے طلاق واقع ہوئی؟

(جواب): بیوی کو نصیحت کرنا اچھا ہے، البتہ اگر وہ عمل نہ کرے، تو اس سے طلاق واقع ہوتی ہے، نہ نکاح میں کچھ حرج آتا ہے۔

(سوال): اگر شوہر کاتب سے لکھوائے کہ ایک ماہ بعد میری بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی، تو کیا اس طرح طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

(جواب): مستقبل کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس طلاق نامہ کی کچھ حیثیت نہیں اور ایک ماہ بعد عورت کو طلاق واقع نہ ہو گی، تا آنکہ شوہر دوبارہ حال کے لفظ سے طلاق دے۔

(سوال): بیوی نے کہا کہ طلاق دے دو، تو شوہر نے لکھا کہ سب سے کہہ دو کہ طلاق دے دی، تو کیا اس سے طلاق ہو جائے گی؟

(جواب): اس سے طلاق واقع ہو گئی۔

(سوال): ثالث نے طلاق نامہ لکھا اور شوہر نے دستخط کر دیے، طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): طلاق ہوگئی۔

(سوال): ایک شادی شدہ شخص نے کہا کہ میں نے ابھی شادی نہیں کی، ایک ماہ بعد کروں گا، تو کیا موجودہ بیوی کو طلاق ہوئی؟

(جواب): اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(سوال): شوہر نے بذریعہ خط بیوی کو طلاق دی تھی، پھر ساتھ رہنے لگا اور طلاق کا انکار کرنے لگا، کیا حکم ہے؟

(جواب): خط کے ذریعے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اگر خط کے ذریعہ دی گئی طلاق رجعی تھی، تو ساتھ رہنے سے رجوع ہو گیا اور اگر وہ طلاق بائن تھی، تو اب دونوں کا اکٹھا رہنا جائز نہیں، مگر چونکہ شوہر اس طلاق کا انکار کرتا ہے، تو اس کے جھوٹے سچے ہونے کا وبال اسی پر ہے، بیوی پر گناہ نہیں۔

(سوال): طلاق نامہ کی بات طے کی، مگر مسودہ میں ابھی طلاق کا لفظ نہیں آیا تھا کہ طلاق کا ارادہ ترک کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر شوہر نے کسی کو طلاق لکھنے کو کہا، تو کہنے سے ہی طلاق واقع ہو گئی، خواہ ابھی طلاق نامہ لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، البتہ اگر وہ خود طلاق نامہ لکھ رہا ہے، تو جب تک تحریر میں طلاق دینے کا ذکر نہیں آتا، طلاق واقع نہ ہو گی۔

(سوال): شوہر نے بخوشی طلاق نامہ لکھوایا، مگر بیوی کے پاس نہیں بھیجا، اب شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں طلاق واقع ہو چکی ہے۔